بسم الله الرحمن الرحیم

۱۰

واحد ترجمه انتشارات المصطفی صلی الله علیه و آله

سرشناسه:	حسین‌بن علی علیه السلام، امام سوم، ۴ - ۶۱ق.
عنوان قراردادی:	سخنان حسین‌بن‌علی علیه السلام از مدینه تا کربلا . اردو
عنوان و نام پدیدآور:	صحیفه شهادت، فرمودات امام حسین علیه السلام/ مولف محمدصادق نجمی؛ ترجمه سیدحسین‌اختر رضوی‌اعظمی.
مشخصات نشر:	قم: مرکزالمصطفی صلی الله علیه و آله العالمی للترجمه والنشر، ۱۳۹۲.
شابک:	۹۷۸-۹۶۴-۱۹۵-۷۸۶-۷
وضعیت فهرست نویسی:	فیپا
یادداشت:	اردو.
یادداشت:	کتابنامه.
موضوع:	حسین‌بن علی علیه السلام، امام سوم، ۴ - ۶۱ق -- کلمات قصار
موضوع:	حسین‌بن علی علیه السلام، امام سوم، ۴ - ۶۱ق -- خطبه‌ها
شناسه افزوده:	نجمی، محمدصادق، ۱۳۱۵ / رضوی اعظمی، سیدحسین‌اختر، مترجم
شناسه افزوده:	جامعة المصطفی صلی الله علیه و آله العالمیة. مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله
رده بندی کنگره:	۱۳۹۲ ۳۰۴۶س۳ن/۴۱/۷/BP
رده بندی دیویی:	۲۹۷/۹۵۳۴
شماره کتابشناسی ملی:	۳۴۲۱۶۴۶

صحیفه شہادت، فرمودات امام حسین علیہ السلام

محمدصادق نجمی

ترجمه

السیّد حسین اختر رضوی اعظمی

مرکز بین المللی
ترجمه و نشر المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ

صحیفہ شہادت، فرمودات امام حسین علیه‌السلام

مؤلف: محمدصادق نجمی

مترجم: سید حسین اختر رضوی اعظمی

چاپ اول: ۱۳۹۲ش / ۱۴۳۵ق

ناشر: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی‌الله‌علیه‌وآله

● **چاپ:** نارنجستان ● **قیمت:** ۱۵۰۰۰۰ ریال ● **شمارگان:** ۳۰۰

جمله حقوق بحق ناشر محفوظ هی

● قم، چهارراه شهدا، خیابان معلم غربی(حجتیه)، نبش کوچه ۱۸. تلفکس: ۹ـ۳۷۸۳۹۳۰۵ـ۰۲۵

● قم، بلوار محمدامین، سه‌راه سالاریه. تلفن: ۳۲۱۳۳۱۰۶ـ۰۲۵ ـ فکس: ۳۲۱۳۳۱۴۶ـ۰۲۵

● تهران، خیابان انقلاب، بین خیابان وصال شیرازی و قدس، نبش کوچه اسکو، پلاک ۱۰۰۳. تلفن: ۶۶۹۷۸۹۲۰ـ۰۲۱

● مشهد، خیابان امام رضا علیه‌السلام، خیابان دانش شرقی، بین دانش ۱۵ و ۱۷. تلفن: ۸۵۴۳۰۵۹ـ۰۵۱۱

pub.miu.ac.ir miup@pub.miu.ac.ir

ہم ان افراد کے قدرداں اور شکرگذار ہیں کہ جنھوں نے اس کتابچہ کی ترتیب وتألیف میں یاری فرمائی ہے

● **مدیر انتشارات:** محمدسعید پناهی ● **ناظر فنی:** محمدباقر شکری ● **آماده ساز:** سید مهدی عمادی مجد

● **معاونت تولید:** تورج روحانی ● **ناظر چاپ:** نعمت‌الله یزدانی ● **صفحه‌آرا:** سید مهدی عمادی مجد

● **ناظر تولید:** جعفر قاسمی ابهری ● **ناظر گرافیک:** مسعود مهدوی ● **نظارت محتوایی:** رجبعلی حیدری

عرض ناشر

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا﴾ والصَّلوةُ والسَّلام عَلى النَّبي الأمين مُحَمد وَآله الهُداة المَهديينَ وَ عِترته المُنتَجبين وَاللَّعنةُ عَلى اَعداء الدين إلى قيَامِ يَومِ الدين.

اسلامی علوم کا قدیمی مرکز ''حوزہ علمیہ'' گذشتہ چودہ سوسال کے دوران اپنے بنیادی علوم جیسے فقہ، کلام، فلسفہ، اخلاق اوراپنے ضمنی علوم جیسے رجال، درایہ اور قضاوت وغیرہ کے بارے میں کئی مرتبہ نشیب وفراز سے دوچار ہوا ہے۔

انقلاب اسلامی ایران کی عظیم الشان کامیابی اور ارتباطات کے اعتبار سے دنیا کا گلوبل ویلیج ''Global village'' بننے کے بعد بے شمار سوالات خصوصاً علوم انسانی سے متعلق جدید معموں نے اسلامی مفکرین کی افکار کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

موجودہ دور میں اسلامی حکومت کا نظام سنبھالنے اور پیچیدہ ومشکل امور کو اپنے ذمہ لینا ہی ایسی دشواریوں کا سبب بنا ہے۔

کیونکہ مملکت کا نظام چلانے کے لئے ہر جگہ اور ہر اعتبار سے دین اور سنت کی مکمل پاسداری کو ملحوظ رکھنا بہت ہی سخت اور مشکل کام ہے، اس لئے دین کے بارے میں بین الاقوامی معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے انتہائی دقت اور عقل سلیم کے ساتھ وسیع مطالعہ، جامع اور جدید تحقیقات

اور عملی اقدام انتہائی ضروری ولازمی ہیں، ایسی صورت میں دینی محققین کو ہر طرح کے فکری اور تربیتی انحراف سے بچانا بہت اہم ہے۔

جس کی طرف اس شجرہ طیبہ کی بنیاد رکھنے والے تمام بزرگوں بالخصوص انقلاب اسلامی ایران کے عظیم الشان معمار حضرت امام خمینی اور مقام معظم رہبری حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ امام خامنہ ای مد ظلہ العالی نے خاص توجہ دی ہے۔

اس سلسلے میں جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ نے اس اہم ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے حقیقی اسلام کے علوم ومعارف کی نشر واشاعت کے لئے مرکز بین المللی ترجمہ ونشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کی بنیاد رکھی ہے۔

فاضل محترم آیۃ اللہ الشیخ محمد صادق نجمی کی یہ تحریری کاوش کسی حد تک ان اعلی مقاصد کے حصول کے لئے ایک اہم قدم ہے۔

آخر میں ہم ان تمام دوست واحباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جو اس کتاب کی نشر واشاعت میں شریک تھے بالخصوص حجۃالاسلام والمسلمین مولانا سید حسین مہدی حسینی وحجۃالاسلام والمسلمین مولانا سید حسین اختر رضوی اعظمی کے شکر گذار ہیں جنھوں نے اس کتاب کو اردو کے ترجمہ سے آراستہ کیاہے، خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

ارباب فضل ومعرفت سے گذارش ہے کہ ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے ضرور نوازیں۔

مرکز بین المللی

ترجمہ ونشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

فہرست

اپنی بات ۱۵
گفتار امام ۱۷
مقدمہ ۱۹
پہلی فصل: مدینہ سے مکہ تک ۲۳
مدینہ کا قصر حکومت ۲۳
معصوم کے نظریات ۲۶
صبح انکار ۲۷
سرد جنگ ۲۸
علی الاعلان جنگ ۲۹
امام قبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ پر ۳۰
قبر مرسل اعظم پر شب بیداری ۳۱
عمر اطرف کا مشورہ ۳۲
جناب ام سلمہ کی تجویز ۳۳
حادثہ کربلا سے امام کی آگاہی ۳۴
یاد آوری ۳۴
مانجائے، نہ جائیں ۳۵
بھائی کے نام ۳۷
حسینی انقلاب کے اسباب ۳۸

مدینہ کا مسافر ۳۹
مکہ میں آمد ۴۰
ایسا کیوں؟ ۴۰
عبداللہ بن عمر کا جواب ۴۱
عبداللہ بن عمر کا سرسری تعارف ۴۳
عبداللہ بن عمر نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی مخالفت کی ۴۳
عبداللہ بن عمر اور بیعت یزید ۴۴
پیر کا بوسہ ۴۵
دو اہم نکتے ۴۶
امام کا مکتوب بنی ہاشم کے نام ۴۷
امام کا خط اہل بصرہ کے نام ۴۸
اہل کوفہ کے خط کا جواب ۵۰
اختلاف تاریخ ۵۱
مسلم بن عقیل کا جواب ۵۲
خوف سے خوف ۵۳
مکہ میں حضرت کی تقریر ۵۳
امام حسین علیہ السلام نے علم کے بعد جان کیوں دی؟ ۵۴
عبداللہ بن عباس کا جواب ۵۵
رکاوٹیں ۵۶
عبداللہ بن عباس ۵۷
۲۔ عبداللہ بن زبیر کا مشورہ ۵۹
کعبہ پر پتھراؤ ۶۱
دوسرا پتھراو ۶۲
اسلام کو سپر بنانا یا اسلام کے لئے سپر بننا ۶۲
عبداللہ بن زبیر کے کارنامے ۶۳
ا۔ خون عثمان کا قصاص ۶۴
۲۔ دوسرا پروپیگنڈہ ۶۴

دوسری فصل: مکہ سے کربلا تک ۶۵
محمد حنفیہؒ کا جواب ۶۵
کیا امام علیہ السلام شہادت پر مجبور تھے؟ ۶۶
امام حسین علیہ السلام اپنی شہادت میں آزاد تھے ۶۹
کیا ایسی شہادت اہمیت رکھتی ہے؟ ۷۰
قافلہ کو آواز دی ۷۰
گفتگو کے دو پہلو ۷۳
فرزدق امام کی خدمت میں ۷۳
ناقوں والے ۷۵
اہل کوفہ کے نام دوسرا خط ۷۶
کوفہ کیوں؟ ۷۷
کیا کریں؟ ۷۹
امام علیہ السلام راہ کوفہ میں ۸۰
امام کی پیشین گوئیاں ۸۱
حجاج کے مظالم کا سرسری جائزہ ۸۲
دلدوز واقعہ ۸۲
زینب کبریٰ کو دلاسہ ۸۴
منزل ثعلبیہ پر ۸۵
تفسیر آیت ۸۶
سوال کا جواب ۸۷
توضیح مطلب ۸۹
صحرائے شقوق ۹۰
مرد آہن ۹۱
امام منزل زبالہ میں ۹۱
صداقت بیان ۹۳
امام علیہ السلام کی تجویز کا اثر ۹۴
امام علیہ السلام بطن عقبہ پر ۹۴
امام علیہ السلام کی تقریر منزل شراف پر ۹۵

مولا کی اقتدا ۹۷
حضرت کی تقریر کے تین اہم پہلو ۹۸
تو کیا مدینہ واپسی ممکن تھی ۹۹
حر کا جواب ۱۰۰
امام منزل بیضہ پر ۱۰۲
شہادت یا اعتراف حقیقت ۱۰۴
کیا حضرت نے امر بالمعروف کو مد نظر رکھا؟ ۱۰۵
ا۔ گناہ گار کی حیثیت ۱۰۵
۲۔ مصلح و معصوم کا فرق ۱۰۶
ثبوت تاریخ ۱۰۷
ابو ہرم کا جواب ۱۰۸
طرماح بن عدی حضرت کی بارگاہ میں ۱۰۹
قدر انسانی ۱۱۲
عبیداللہ بن حر جعفی سے خطاب ۱۱۲
کمند مذہب ۱۱۶
عمرو بن قیس کی ملاقات ۱۱۶
زنجیر عذاب ۱۱۷
کربلا سے قریب ۱۱۸
تیسری فصل: سید الشہداء علیہ السلام کربلا میں ۱۱۹
ورود کربلا ۱۱۹
زہیر بن قین، امام کے حضور میں ۱۲۰
امام کے سوالات ۱۲۰
کربلا میں امام کا خطبہ ۱۲۲
امام کا خط، محمد بن حنفیہؒ کے نام ۱۲۳
ابن زیاد کا جواب ۱۲۴
عمر بن سعد سے ملاقات ۱۲۵
۹ محرم کی عصر ۱۲۶
اہمیت نماز ۱۲۷

شب عاشور حضرت کی تقریر ۱۲۸
تاریخ افواہ ۱۳۱
شب عاشور کا ایک منظر ۱۳۳
شب عاشور امام علیہ السلام کے چند اشعار ۱۳۵
شب عاشور کی تلاوت ۱۳۷
تلاوت کیوں کی؟ ۱۳۸
شب عاشور امام کا خواب ۱۳۸
صبح عاشور ۱۳۹
اہم نکتہ ۱۴۱
صبح عاشور کی دعا ۱۴۱
لشکر ابن سعد سے خطاب ۱۴۲
آخری یاد دہانی ۱۴۲
تقریر کا آخری حصہ یہ تھا ۱۴۵
افواہ کا سد باب ۱۴۶
شمر کی چال ۱۴۷
امام کی دوسری تقریر ۱۴۸
تقریر کے اہم نکات ۱۵۳
غذائے حرام کا اثر ۱۵۴
اپنی تلوار سے اپنا گلا ۱۵۵
ہمت و صبر ۱۵۶
امام کی بد دعا ۱۵۷
امام کی عمر بن سعد سے آخری گفتگو ۱۶۰
عمر بن سعد کا انجام ۱۶۰
امام کا عمرو بن حجاج کو جواب ۱۶۳
حضرت کا اپنے اصحاب سے خطاب ۱۶۳
غضب خدا کے اسباب ۱۶۵
شہادت انصار پر حضرت کے تاثرات ۱۶۶
مسلم بن عوسجہ کے جنازے پر ۱۶۶

شہادت وہب کلبی ۱۶۸
تاریخی اشتباہ ۱۶۹
ایسا کیوں ہوا؟ ۱۷۱
ابو ثمامہ صائدی سے خطاب ۱۷۲
رہروان حق کے نام ایک پیغام ۱۷۳
سعید اور عمرو سے خطاب ۱۷۳
عمرو بن قرظہ ۱۷۴
نماز ظہر کے بعد حضرت کا ارشاد ۱۷۵
عمرو صیداوی سے خطاب ۱۷۵
حبیب ابن مظاہر کے لاشہ پر ۱۷۶
حبیب کون تھے؟ ۱۷۶
ابو شعساء کے لئے امام کی دعا ۱۷۸
حر بن یزید ریاحی ۱۷۸
شہادت زہیر بن قین ۱۸۰
حنظلہ شامی سے خطاب ۱۸۱
جون سے خطاب ۱۸۳
عمر بن جنادہ ۱۸۴
حضرت علی اکبر علیہ السلام ۱۸۵
حضرت علی اکبر علیہ السلام کی عمر ۱۸۷
فرزندان ابو طالب علیہ السلام سے خطاب ۱۹۰
شہادت علی اصغر علیہ السلام ۱۹۱
علمدار کربلا نہ رہے ۱۹۳
شہادت آغوش شہید میں ۱۹۶
امام حسین علیہ السلام میدان کارزار میں ۱۹۷
حسینی شجاعت ۱۹۷
آفاقی منشور ۱۹۹
تکرار تاریخ ۲۰۲
مناجات ۲۰۳

چوتھی فصل: میدان منیٰ میں امام حسینؑ کا معروف خطبہ ۲۰۷
متن خطبہ ۲۰۷
کتب احادیث میں خطبہ کا مضمون اور اس کے نقل کی کیفیت ۲۱۲
مفہوم خطبہ ۲۱۲
مختلف کتب احادیث سے خطبہ نقل کرنے کے کیفیت ۲۱۳
۱۔ سیاق خطبہ ۲۱۵
۲۔ امام خمینی کی وضاحت ۲۱۵
یاد دہانی ۲۱۶
سند خطبہ ۲۱۷
سلیم بن قیس ۲۱۸
وضاحت ۲۲۱
ابن شعبہ اور ان کی کتاب ۲۲۳
روایات تحف العقول اور معیار واستنباط ۲۲۴
خطبہ دینے کی وجہ ۲۲۶
مدینہ میں معاویہ اور قیس بن سعد کے درمیان مناظرہ ۲۲۷
ابن عباس اور معاویہ کے درمیان مناظرہ ۲۳۱
زیاد کوفہ کا حاکم ۲۳۴
معاویہ کا حکم نامہ ۲۳۴
خطبہ دینے کی کیفیت ۲۳۷
خطبہ کے تینوں حصوں کی عبارت اور ترجمہ ۲۳۸
خطبہ کے پہلے حصہ کی عبارت اور ترجمہ ۲۳۸
خطبہ کے دوسرے حصہ کی عبارت اور ترجمہ ۲۴۶
وضاحت ۲۴۷
بعض اہم الفاظ کی وضاحت ۲۴۸
خطبہ کے دوسرے حصہ کا ترجمہ ۲۴۹
خطبہ کے تیسرے حصہ کی عبارت اور ترجمہ ۲۵۱
وضاحت ۲۵۳
خطبہ میں موجود اہم نکات ۲۵۹

بیان خطبہ کے متعلق نکات ۲۶۰
۱۔ اجتماع میں شریک افراد ۲۶۰
۲۔ مناسب وقت کا انتخاب ۲۶۰
۳۔ مناسب مقام کا انتخاب ۲۶۱
۴۔ بنی امیہ کے خلاف اعلان قیام ۲۶۱
۵۔ مشرکین سے اظہار برائت ۲۶۲
۶۔ خطبہ کو عام کرنے کی تاکید ۲۶۳
خطبہ کے تینوں حصّوں کا نتیجہ ۲۶۳
۱۔ ولایت سے انحراف ۲۶۳
مفہوم ولایت کی وضاحت ۲۶۳
ولایت سے انحراف ۲۶۸
امیر المومنین علیہ السلام کے زمانے کے حالات انھیں کی زبانی ۲۷۰
امام حسن علیہ السلام کا طریقہ کار ۲۷۳
۲۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت ۲۷۷
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہم ترین پہلو ۲۷۷
۳۔ تاریخ کے پست ترین افراد ۲۷۹
اس خطبہ کا عملی جواب ۲۸۱
امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کا عملی جواب ۲۸۳
انقلاب اسلامی ایران اور امام حسین علیہ السلام کا خطبہ ۲۸۵
پانچویں فصل: جہان کفر کا ردعمل اور ہماری ذمہ داری ۲۸۷
کتابنامہ ۲۹۳

اپنی بات

واقعہ کربلا کو جو ہمہ گیریت ودوام حاصل ہوا وہ تاریخ کے کسی واقعہ کو نہ مل سکا، چونکہ یزید جن جرائم کا مرتکب ہورہا تھا وہ صرف مذہبی نقطۂ نظر سے مذموم نہ تھی بلکہ عقل کی دنیا میں وہ جرائم قابل گردن زدنی تھے لہٰذا جب تک آغوش دہر میں ارباب عقل پروان چڑھتے رہیں گے امام حسین علیہ السلام کی شہادت خراج تحسین پاتی رہے گی۔

یہی وجہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام صرف ایک قوم کی میراث نہ ہوئے بلکہ نسل آدم کے ہر ذی شعور کے قلب کی دھڑکن بن گئے اور جیسے جیسے فکر انسانی کو بیداری وشعور ملتا رہے گا کربلا عروج آدمیت کی مرکز ومصدر بنتی رہے گی۔

زیر نظر کتاب میری سب سے پہلی کاوش ہے لیکن اشاعت کے اعتبار سے اس کو اولیت نہ مل سکی پہلے اس کی اشاعت کا وعدہ میرے مخلص نے فرمایا دوسال تک مسودہ ان کے پاس رہا لیکن وہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے شائع نہ کراسکے، پھر پاکستان کے ایک کرم فرمانے اشاعت کی خواہش کی اور تقریباً تین سو صفحات کی کتابت بھی کرادی لیکن وہ کتابت مجھے پسند نہ آئی بالآخر میں نے خود اس کی اشاعت کا ارادہ کیا سب سے پہلے میری ہمشیرہ دام ظلہا نے مالی تعاون فرمایا، پھر حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج مولانا علی مدبر صاحب دام مجدہ نے میری مالی مدد فرمائی لیکن پھر بھی مقصد میں کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔

لہ الشکر۔ کہ اب اس کی اشاعت کا بار گراں اہل بیت ٹرسٹ کے سرپرست اعلیٰ اور توحید کے چیف ایڈیٹر میرے عزیز حجۃ الاسلام والمسلمین حاج سید محمد عسکری صاحب دام مجدہ نے قبول فرمایا۔

کتابت کی نگرانی دیرینہ مخلص برادر مکرم مولانا سید محمد جابر باقری دام مجدہ مدیر اصلاح لکھنو نے قبول فرمائی اور دو سال کی مسلسل جد و جہد کے بعد انجام دلائی۔

پروف کی تصحیح عزیز گرامی قدر مولانا وصی جعفری حفظہ اللہ اور ظہیر الاسلام حاج مولانا تفضل مہدی صاحب قبلہ، جنھیں اب مرحوم لکھنا پڑ رہا ہے کے تعاون سے ہوئی۔

بہر حال اب یہ کتاب ابتدائی تمام مرحلوں سے گذر چکی ہے۔

میں حضرت احدیت سے ان تمام حضرات کے لئے جنھوں نے اس کی کتابت واشاعت میں میری مدد فرمائی نصرت واجر کا خواہاں ہوں۔

ترجمہ میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اسے آپ بتا سکتے ہیں میں نے اپنے تئیں اسے مفید وعام فہم بنانے کے لئے مناسب ترمیم کر دی ہے۔

امید ہے معائب ومحاسن سے آپ ضرور مطلع فرمائیں گے۔

خادم العلم حسین، مہدی حسینی

۲۸ صفر ۱۴۱۵ھ